ماہنامہ

دوآب

ISSN : 2306 - 6563

VOLUME 09 | ISSUE 05 | DECEMBER 2024

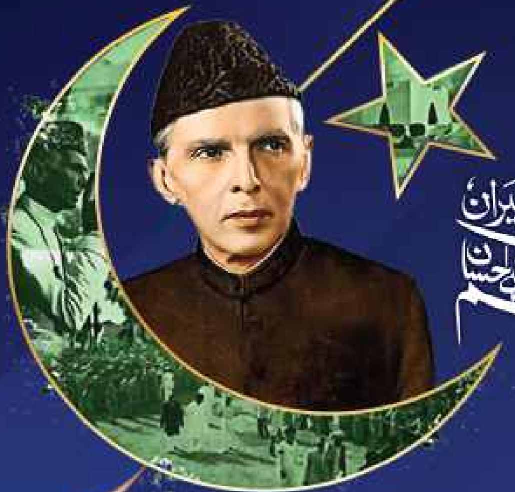

PRIME MINISTER'S UNIVERSITY SPORTS OLYMPIAD

#SportsForYouth

University Of Sargodha

گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نے آٹھویں صنعتی نمائش کا لاہور ایکسپو سنٹر میں افتتاح کیا۔

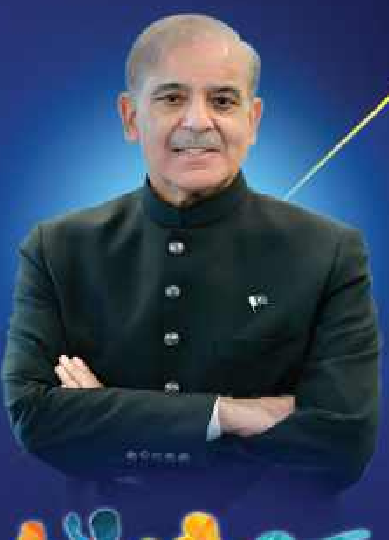

ACADEMIA

8th PAKISTAN INDUSTRIAL EXPO-2024

IN COLLABORATION WITH UNIVERSITY OF SARGODHA

www.uos.edu.pk www.taragroup.com.pk

Project: 03/06/03388

یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کی مشترکہ کاوش

TARA SEEDS
ICS SEEDS

بھرپور پیداواری صلاحیت کے حامل ہائبرڈ بیج

تمام تارا زرعی مراکز پر دستیاب ہے

ماہنامہ دوآب

University of Sargodha | Tara Group

سرپرست اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس

وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

سرپرست

پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین

پرو وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نُورکا

چیئرمین پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینٹکس یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر منتظم

ڈاکٹر خالد حمید

چیئرمین تارا گروپ

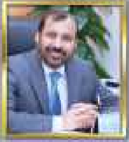

مجلس مشاورت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد علی تمغہ امتیاز، ستارہ امتیاز۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور
- پروفیسر ڈاکٹر سید دلنواز احمد گردیزی، سابق وائس چانسلر جامعہ کوٹلی، یونیورسٹی آف آزاد جموں کشمیر
- پروفیسر ڈاکٹر فیاض الحسن چیئرمین نیشنل ایگریکلچر ایجوکیشن ایکریڈیشن کونسل، اسلام آباد
- پروفیسر ڈاکٹر سائرہ اظہر، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی، اقرا یونیورسٹی، کراچی
- پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر اورک یونیورسٹی آف سرگودھا
- ڈاکٹر جاوید احمد، چیف سائنٹسٹ/ڈائریکٹر گندم، ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر عمیر ارشد باجوہ، چیئرمین فوڈ سائنسز، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- ڈاکٹر محمد راشد قریشی، آئی سپیشلسٹ و پروگریسیو فارمر القاسم باغ، ڈیرہ غازی خان

مجلس ادارت

- محمد فضل جسکانی، سابق پروفیسر، سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام، سندھ
- ڈاکٹر صائمہ ہاشم، انوائرمنٹ سپیشلسٹ، ورلڈ بینک پشاور، خیبر پختونخواہ
- ڈاکٹر شاداب شوکت، لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ میرین سائنسز لسبیلہ، بلوچستان
- امتیاز علی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان
- ڈاکٹر ضیاء الدین خان محسود، ساؤتھ وزیرستان
- ڈاکٹر عمیر امتصور، اسسٹنٹ پروفیسر کوہسار یونیورسٹی مری، پنجاب
- ڈاکٹر محمد عارف۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر اینمل سائنسز یونیورسٹی آف سرگودھا
- عبدالمجید رائے۔ جنرل منیجر مارکیٹنگ، تارا گروپ

کمپوزنگ۔ شمس جیلانی

تمام تحریریں وسیع تر قومی مفاد، زرعی شعور اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں تاہم ادارے کا کسی تحریر یا صاحب تحریر کے خیالات اور نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

اداریہ! معاشرے کی شعوری اور نفسیاتی سطح

وطن عزیز پاکستان ہم سب کے دل کی دھڑکن ہے۔ اس کی صفائی، ستھرائی اور جمال قوم کی اُمنگوں کی عکاس ہے۔ یہ درست ہے کہ خواہشات سے ضروریات جنم لیتی ہیں اور ضروریات توقعات کا باعث بنتی ہیں جبکہ توقعات ہی سے خدشات پیدا ہوتے ہیں اور جب توقعات ٹوٹتی ہیں تو صدمات ملتے ہیں اور خدشات بڑھتے ہیں۔ خدشات سے ہی خوف وہراس پھیلتے ہیں، اُس وقت مذہب انسان کی آخری پناہ گاہ ہوتی ہے۔ بلاشبہ دلوں کا اطمینان خالق کائنات کے ذکرِ عظیم میں پنہاں ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال پسند فرماتا ہے۔ اُس نے کائنات کو منظم و متوازن پیدا فرمایا اور اس کی راہنمائی کے لئے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ جن میں سے سید الانبیاء، ختم الرسل جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہر جہت کو مدنظر رکھتے ہوئے بنی نوع انسان کی مکمل تربیت فرمائی۔ آپ ﷺ ہمیشہ پاک، صاف اور معطر رہتے اور دوسروں کی توجہ بھی صفائی ستھرائی پر مبذول فرماتے۔ بحیثیت مسلمان ہم تو صفائی ستھرائی کے امین تھے لیکن صفائی ستھرائی ہماری اولین ترجیح نہ بن سکی اور ہم اپنی اس اساس سے کوسوں دور گندگی اور غلاظت کو اپنائے بیٹھے ہیں۔ ہمارے گلی محلے، راستے، سیوریج، ندی نالے، دریا حتیٰ کہ ڈیم اور جھیلیں بھی غلاظت سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ ورلڈ پاپولیشن ریویو کے مطابق وطن عزیز کے دارالخلافہ اسلام آباد کا لٹریسی ریٹ سب سے زیادہ ہے مگر اس کے وسط میں واقع راول ڈیم کا حال بھی باقیوں سے مختلف نہیں۔

انتہائی دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ساحل گندے ترین ساحلوں میں شمار ہوتے ہیں جہاں پلاسٹک کی بوتلیں، سگریٹ کے ریپر اور فلٹرز، ٹافیوں اور فاسٹ فوڈ کے ریپرز آنے والوں کو منہ چڑاتے ہیں اور ہماری قومی شعوری ونفسیاتی سطح پر روشنی ڈالتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے کئی شہر بشمول لاہور، ملتان، پشاور اور کراچی آلودہ فضاؤں کا مرثیہ پڑھتے نظر آتے ہیں۔ ان کی فضائی گندگی کو ہم سموگ، فصلوں کا جلاؤ، گاڑیوں کا ایندھن اور فیکٹریوں سے نکلنے والے دھوئیں کو قصوروار ٹھہرا کر یا بیرونی ہاتھ قرار دے کر مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن کبھی بھی کوڑے اور ساتھ پڑے کوڑے دان، کوڑا اٹھانے والے سرکاری اور نجی اہلکاروں کے کوڑا اٹھانے کے انداز لاپرواہی سے گاڑیوں سے دوبارہ گلی محلوں اور بکھیرنے اور فضاء میں تعفن پھیلانے کو کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود ہم صفائی ستھرائی کے بھاشن دینے پر اول نمبر پر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تدریسی اداروں اور محراب ومنبر سے مربوط ٹریننگ کی ضرورت ہے اور ہمیں غور کرنا ہے کہ سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں صفائی وستھرائی کے حوالے سے ہمارا کیا کردار ہے اور ہم کس حد تک اس سے عہدہ براہو رہے ہیں۔

دعاگو: پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا چیف ایڈیٹر۔ دوآب

Email: chiefeditordoab@gmail.com

0300-6600301

بارانی علاقوں میں گندم کا طریقہ کاشت

ڈاکٹر جاوید احمد، ڈائریکٹر گندم پنجاب، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

سبز کھاد کا استعمال۔ بارانی علاقوں میں جون کے مہینہ میں اگر جنتر اور گوارا وغیرہ کاشت کیا جائے اور 15 سے 20 اگست تک (تقریباً 2 مہینے بعد) اسے زمین میں ہل چلا کر دبا دیا جائے تو زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے اور گندم اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خریف کے موسم میں فصلات کاشت کرنے سے زمین کی زرخیزی اور نمی محفوظ رکھنے کی استطاعت بڑھ جاتی ہے، نیز جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

وتر محفوظ کرنا اور طریقہ کاشت۔ خالی کھیتوں میں مون سون کی پہلی بارش کے بعد کھیت مولڈ بولڈ (مٹی پلٹنے والا ہل) یا چیزل پلو چلائیں تاکہ زمین کافی گہرائی تک بھربھری ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ پانی جذب کر سکے۔ گندم کی کاشت سے قبل ضرورت کے مطابق ہل چلا کر سہاگہ دیں تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہو سکیں اور زمین پر بھربھری تہہ بن جائے اور زیادہ پانی جذب ہو کر محفوظ ہو سکے۔ بوائی سے پہلے دو مرتبہ عام ہل چلائی اور بھاری سہاگہ دیں تاکہ وتر زمین کی اوپر والی تہہ میں آ جائے۔ گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں، سفارش کردہ کھاد کی ساری مقدار بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔

گندم کے لئے کھادوں کی سفارشات۔ گندم کی بھرپور پیداوار کے لئے حصول کے لئے کھادوں کا استعمال اپنے ضلع میں موجود لیبارٹری سے زمین کا تجزیہ کروا زمین کی بنیادی زرخیزی، کلر اٹھاپن، اس کی قسم اور نوعیت، دستیاب نہری ٹیوب ویل کے پانی کی مقدار اور حالت، مختلف فصلوں کی کثرت کاشت اور پچھلی فصل وغیرہ کو مدنظر رکھ کر دیں۔

آبپاش علاقوں میں کھادوں کی سفارشات

نوعیت زرخیزی زمین	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں فی ایکڑ)
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کمزور زمین نامیاتی مادہ 0.86% تک فاسفورس 7 پی پی ایم تک پوٹاش 80 پی پی ایم تک	64	46	25	دو بوری ڈی اے پی + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا پانچ بوری ایس ایس پی (18%) + پونے تین بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا تین بوری ایس ایس پی (18%) + دو بوری نائٹروفاس + سوا تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

آبپاش علاقوں میں کھادوں کی سفارشات۔

نوعیت زرخیزی زمین	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں فی ایکڑ)
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
اوسط زرخیز زمین نامیاتی مادہ 0.86% تا 1.29% فاسفورس 7 تا 14 پی پی ایم، پوٹاش 80 تا 180 پی پی ایم	54	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + پونے دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا پونے چار بوری ایس ایس پی (18%) + سوا دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا دو بوری ایس ایس پی (18%) + ڈیڑھ بوری نائٹروفاس + تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی
زرخیز زمین نامیاتی مادہ 1.29% سے زائد فاسفورس 14 پی پی ایم سے زائد پوٹاش 180 پی پی ایم سے زائد	46	30	25	سوا بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا سوا تین بوری ایس ایس پی (18%) + سوا دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی یا دو بوری ایس ایس پی (18%) + سوا بوری نائٹروفاس + اڑھائی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

بارانی علاقوں میں کھادوں کی سفارشات

سالانہ بارش	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں فی ایکڑ)
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کم بارش علاقہ سالانہ بارش 350 ملی میٹر) تک راجن پور، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بھکر، میانوالی اور خوشاب کے بارانی علاقے، جنڈ، پنڈی گھیب	32	23	12	ایک بوری ڈی پی + ایک بوری یوریا + بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی / ایم او پی
درمیانی بارش علاقہ سالانہ بارش 350 سے 600 ملی میٹر تک چکوال، تلہ گنگ اور پنڈ دادن خان کے علاقہ جات	40	28	12	سوا بوری ڈی اے پی + سوا بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی / ایم او پی
زیادہ بارش کا علاقہ 600 ملی لیٹر سے زیادہ راولپنڈی، اٹک، جہلم، سوہاوہ نارووال، گجرات، کھاریاں اور شکر گڑھ کے علاقہ جات	48	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

یہ سفارشات سوائل فرٹیلٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کی سفارش کردہ ہیں۔

کھادوں کے استعمال کا طریقہ۔

- فاسفورسی اور پوٹاش کی کھاد کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی پہلی قسط بوائی کے وقت استعمال کریں۔
- زیادہ بہتر ہے کہ بوائی کے وقت فاسفورسی اور پوٹاش کی دانے دار کھاد کا استعمال ڈرل کے ذریعہ کریں، اس سے کھادوں کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔
- نائٹروجنی کھاد 2 یا 3 اقساط میں استعمال کریں جبکہ ریتلے علاقوں میں چار یا زیادہ اقساط میں ڈالیں کیونکہ ایسی زمینوں میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔
- اگر فاسفورسی کھاد بوقت کاشت نہ ڈالی جا سکے تو پہلے پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ پچھیتی کاشت کی صورت میں کھادوں کی پوری مقدار بوقت بوائی ہی ڈال دیں۔
- شور زدہ / کلراٹھی زمینوں میں کیمیائی تجزیہ کے مطابق مون سون سے پہلے جپسم استعمال کریں، ترقی پسند کاشتکار 2 بوری ڈی اے پی فی ایکڑ استعمال کریں۔

'کھاد حساب' موبائل ایپ۔ ادارہ زرخیزی زمین لاہور نے 'کھاد حساب' کے نام سے موبائل ایپ تیار کی ہے جو کہ کھادوں کے متوازن استعمال اور پیداوار میں اضافہ کے لئے انتہائی مفید اور آسان ہے۔ کاشتکار بھائی گوگل پلے سٹور میں 'SRFI' لکھ کر اس کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں جو کہ بالکل فری ہے۔ اس ایپ میں تمام فصلات کے لئے سفارش کردہ کھادوں سے متعلق معلومات موجود ہیں۔ زمین کی تجزیاتی رپورٹ ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں یہ ایپ کھاد کی مطلوبہ مقدار بتاتی ہے۔ کاشتکار 'کھاد حساب' موبائل ایپ کے ذریعے اپنے وسائل کے مطابق متوازن کھادوں کا حساب لگا کر ان کے استعمال سے پیداوار اور منافع میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ موبائل ایپ کا استعمال جاننے کے لئے شارٹ ویڈیو ضرور دیکھیں جو کہ اس ایپ کے تعارف کے خانہ میں موجود ہے۔ مزید معلومات کے لئے اپنے ضلع میں موجود مٹی اور پانی کی سرکاری تجزیہ گاہ سے رابطہ کریں۔

نام کھاد	وزن بوری	غذائی اجزاء (فیصد)			غذائی اجزاء کلوگرام فی بوری (50 کلوگرام)		
	50	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
یوریا	50	46	--	--	23		
نائٹروفاس	50	22	20	20	11	10	
کیلشیم امونیم نائٹریٹ	50	26	--	--	13	--	
ایس ایس پی 18%	50	--	18	18	--	9	
ایس ایس پی 14%	50	--	14	14		7	
ٹی ایس پی	50	--	46	46		23	
ڈی اے پی	50	18	46	46	9	23	
ایس او پی	50	--	--	--	--	--	25
ایم او پی	50	--	--	--	--	--	30

ضروری گزارش۔ کاشتکار بھائیوں سے گزارش ہے کہ حکومت کی طرف سے کھادوں پر دی جانے والی سبسڈی حاصل کرنے کے لئے کسان کارڈ استعمال کریں۔

گندم میں زنک اور بوران کا استعمال۔ گندم کی فصل کے لئے زنک سلفیٹ 33 فیصد بحساب 5 کلوگرام اور بورک ایسڈ 17 فیصد بحساب 2.50 کلوگرام فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کرنے سے گندم کی پیداوار پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر سابقہ فصل میں زنک سلفیٹ استعمال کی گئی ہو تو گندم کی فصل میں اس کا استعمال نہ کریں۔

دیسی و سبز کھاد کا استعمال۔ ہماری زمینوں میں نامیاتی مادہ کی مقدار کافی کم ہے، اسلئے زمین کی بنیادی زرخیزی اور طبعی حالت کو برقرار رکھنے کے لئے اور کیمیائی کھادوں کی قیمت میں اضافہ کے پیش نظر دیسی یا سبز کھاد کا استعمال بہت ضروری ہے۔ گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹن (تین سے چار ٹرالی) فی ایکڑ استعمال کریں یا پھر گندم کی فصل سے قبل گوارہ، جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کریں اور پھول آنے پر بطور سبز کھاد زمین میں دبا دیں۔ خیال رہے کہ یہ عمل گندم کی بوائی سے دو ماہ قبل کریں اور ہر دو تین سال بعد ضرور دہرائیں۔ چاول کے علاقہ میں جہاں پر گندم کے بعد چاول کی باسمتی اقسام کاشت کرنا مقصود ہوں، وہاں گندم کی برداشت کے بعد جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کی جا سکتی ہیں۔ یہ فصلات باسمتی دھان کی منتقلی سے 15 سے 20 دن پہلے ہل چلا کر زمین میں ملا دی جائیں تو بھی زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

زمین کی زرخیزی کو بحال اور کیمیائی کھادوں کا استعمال کم کرنے کے طریقے۔ پودے کو جب بھی کھاد ڈالی جاتی ہے تو جڑیں کھاد کو پودے کے مختلف حصوں میں پہنچا دیتی ہیں۔ یعنی دانے، پھل، پتے اور شاخیں وغیرہ کھیت سے نکال کر لے جاتے ہیں تو ان حصوں میں موجود تمام خوراکی اجزاء یعنی کھاد بھی ان کے ساتھ کھیت سے باہر چلی جاتی ہے۔ لہذا خوراکی اجزاء کو ضائع ہونے سے بچائیں اور فصل سے حاصل ہونے والے پھل، سبزی یا دانوں کے علاوہ تمام پتے، شاخیں، ٹانڈے وغیرہ دوبارہ کھیت میں روٹاویٹر یا ڈسک چلا کر زمین میں ملا دیں یا ان کا کمپوسٹ بنا کر دوبارہ زمین میں ملا دیں۔ اس طرح ان میں خوراکی اجزاء یعنی کھاد زمین کو واپس مل جائے گی اور اگلی فصل کو کھاد کی ضرورت کم ہوگی اور جو کھاد ڈالی جائے گی اس کا ضیاع بھی کم ہوگا۔

آبپاشی۔ مختلف فصلوں کے بعد درج ذیل طریقہ کار کے مطابق آبپاشی کریں تاہم موسم کی نوعیت، زمین کی ساخت اور فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانے کے شیڈول میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔

- کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشتہ گندم۔

پہلا پانی۔ شگوفے نکلتے وقت یعنی بوائی کے 20 تا 25 دن بعد۔ (اوپری جڑیں نکلتے وقت) اس مرحلے پر پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور پانی دیر سے لگانے کی صورت میں پودا شگوفے کم بناتا ہے اور فی پودا سٹوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔

دوسرا پانی۔ بوائی کے 80 تا 90 دن بعد (گوبھ کے وقت) اس مرحلے پر سٹہ بن رہا ہوتا ہے اور باہر نکلنے کے مراحل میں ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا اور ا
زیر اہتمام آٹھویں پاکستا

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے تحت ہایئر ایجوکیشن کمیشن اور یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیر اہتمام آل پاکستان یونیورسٹی سپورٹس اولمپیڈ 2024ء

یونیورسٹی آف سرگودھا میں بین الاقوامی کانفرنسز کا انعقاد

...ایورسٹ انٹرنیشنل ایکسپو کے
...انی صنعتی نمائش 2024ء

یونیورسٹی آف سرگودھا میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے پروفیسر ڈاکٹر سعید اکبر، پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر ... پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین، پروفیسر ڈاکٹر مسعود سرور اعوان اور پروفیسر ڈاکٹر عرفان ... خطاب کر رہے ہیں

یونیورسٹی آف سرگودھا میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر عاطف نوید چوہدری، پروفیسر ڈاکٹر ... پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید اقبال، پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین، پروفیسر ڈاکٹر عامر علی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد نعیم خطاب کر رہے ہیں

یونیورسٹی آف سرگودھا میں ہیومن ریسورس اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر کے زیر اہتمام منعقدہ ورکشاپ کے موقع پر شرکاء کا وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کے ساتھ گروپ فوٹو

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس اور پروفیسر ڈاکٹر سعید اکبر یونیورسٹی آف سرگودھا میں منعقدہ فن پاروں کی بین الاقوامی نمائش کا افتتاح کر رہے ہیں

وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس خون کے عطیات کے لیے لگائے گئے کیمپ کا دورہ کر رہے ہیں

سبزیوں کے نقصان دہ کیڑوں کا بائیوریشنل تدارک

کیڑوں کے نقصان دہ صلاحیت کو کم کر کے سالانہ پیداوار میں اضافہ!

ڈاکٹر سمیرا مقصود، ڈاکٹر سنبل نذیر، ڈیپارٹمنٹ آف انوائرمنٹل سائنسز، کوہسار یونیورسٹی مری

سبزیوں کی غذائی اہمیت۔ پاکستان میں سبزیوں کی پیداوار کے لئے مختلف موسم اور علاقے ہیں۔ سبزیات کی پیداوار چھوٹے درجے کے کسانوں کے لئے بہت موزوں ہے کیونکہ اس سے انہیں زیادہ منافع اور معاشی عناصر ہیں۔ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے مطابق پیداوار میں ایک تہائی کمی نقصان دہ حشرات کی وجہ سے ہے۔ اس لئے نقصان دہ حشرات کو انسانیت کا بڑا دشمن مانا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، زمینی کٹاؤ اور پانی کی قلت کی وجہ سے سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ پنجاب کے کل کاشت رقبے میں سے دو فیصد پر سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں اور یہ پاکستان کی منافع بخش فصل ہے۔ یہ موسم سرما اور موسم گرما میں دونوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں اُگنے والی سبزیوں میں پھول گوبھی ایک اہم سبزی ہے۔ پاکستان میں پورا سال گھروں اور ہوٹلوں میں پھول گوبھی اور بند گوبھی نہ صرف سبزی کے طور پر استعمال ہوتی ہے بلکہ اس سے مختلف قسم کے سلاد بنائے جاتے ہیں۔

لشکری سنڈی کا تعارف۔ لشکری سنڈی گوبھی کا ایک ضرر رساں کیڑا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ ایشیاء اور دوسرے براعظموں میں پایا جاتا ہے۔ زرعی فصلات کی ایک سو پچاس سے زائد اقسام پر یہ کیڑا حملہ آور ہوتا ہے۔ پاکستان میں لشکری سنڈی بہت سی اہم فصلوں کو نقصان پہنچاتی ہے جن میں بریسم، سرسوں، ساگ، مونگ پھلی، تمباکو، مکئی، گرمیوں کی ترکاری اور سبزیوں میں بینگن، آلو، کدو، گوبھی، شملا مرچ اور شکر قندی شامل ہیں۔ پاکستان میں مختلف قسم کے مہمان کیڑے پھول گوبھی پر حملہ آور ہوتے ہیں جس میں سے لشکری سنڈی، گوبھی کی تتلی اور ست تیلا سب سے زیادہ نقصان دہ حشرات ہیں۔ مختلف قسم کے حشرات میں سے لشکری سنڈی سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال ٹوٹل زرعی پیداوار اکتیس سے سو فیصد تک نقصان دہ کیڑوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتا ہے۔

طریقہ انسداد۔ اس کیڑے کے نقصان کی روک تھام کے لئے کیڑے مار ادویات کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ ادویات کے مسلسل استعمال سے لشکری سنڈی میں مدافعت آگئی ہے۔ جس کی وجہ روائتی اور جدید کیمسٹری کی حشرات کش ادویات کے خلاف مزاحمت پیدا ہوگئی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے متبادل طریقہ انسداد کی ضرورت ہے۔ لشکری سنڈی کی بڑھتی ہوئی آبادی میں موسم کا بہت عمل دخل ہے۔ اس کے پروانے رات میں ہی چست رہتے ہیں۔ اس کیڑے کو مربوط طریقے سے کنٹرول کرنے کے لئے مخصوص معلومات جیسا کہ ماحول میں اس کی تقسیم اور زیادتی بنیادی آلہ ہے۔

بائیوریشنل طریقہ انسداد۔ کیڑے مار ادویات مزاحمت کے مسائل کو حل کرنے اور دوست کیڑوں اور ماحول محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انجانی کیڑے مار ادویات، نشانہ بننے والے کیڑے کے خلاف بہت موثر ہیں۔ لیکن دوست کیڑے کے لئے کم نقصان دہ ہیں۔ یہ ادویات حیاتاتی طریقہ سے پودوں اور جرثوموں کے فعال مادوں سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ کیڑے کی نمو اور نشوونما کو متاثر کرتی ہیں اور جڑی بوٹیوں سے بھی محفوظ رکھتی ہیں۔ حشرات ادویات بیکٹریا سے حاصل کی جاتی ہیں۔ کیڑوں کے تدارک کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کے لئے محفوظ فطرت کی حامل ہیں۔ جب کیمیائی ادویات غیر موثر ہو جائیں تو مائیکروبیل کرم کش مادوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

نیوکلیئر پولی ہیڈرووائرس کی اہمیت۔ مائیکروبیل کرم کش مادوں میں نیوکلیئر پولی ہیڈرووائرس (این پی وی) ایک اہم جزو ہوتا ہے۔ جس نے مختلف فصلوں اور سبزیوں کے کیڑوں کے تدارک میں خاطر خواہ توجہ حاصل کی ہے۔ این وی پی کا اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ مخصوص میزبان ہے اور دوسرے فائدہ مند کیڑوں کو پریشان نہیں کرتا۔ ماحول اور صحت کے لئے بھی محفوظ ہے، اس کا عمل ست ہے لیکن اس کا بار بار استعمال ایک لمبے عرصے تک متعددی ذرات کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ سپرے کے دورانیہ کو بڑھانے سے کاشتکار کی پیداواری لاگت کم ہو جاتی ہے۔ این وی پی کی تاثیر بڑھ سکتی ہے اگر دوسری مائیکروبیل مصنوعات کے ساتھ ہم آہنگ انداز میں ملایا جائے۔

فلوبینڈیامائیڈ۔ فلوبینڈیامائیڈ ﺀتھیلک ایسڈ ڈائیامائیڈ کا پہلا رکن ہے۔ یہ اپنی کیمیائی ساخت کی وجہ سے لشکری سنڈی کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ فلوبینڈیامائیڈ ضم طریقہ انسداد ہے کیونکہ یہ شکاری اور طفیلیئے کیلئے مفید ہے اور سازگار ماحول بھی فراہم کرتی ہے۔ اپنی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے کسان اس کیڑے کو ختم کرنے کے لئے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طریقہ انسداد پر مزید تحقیق کی جائے اور ان کو سبزیوں کی ضرر رساں سنڈیوں کے خلاف استعمال کیا جائے تو نہ صرف سبزیوں کی ضرر رساں سنڈیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے بلکہ سالانہ اربوں روپے کے ضیاع کو بھی بچایا جا سکتا ہے۔

FACULTY ACHIEVEMENT

Plicy Brief to School Education Department South Punjab
by
Dr. Asia Saif Alvi Associate Professor
Department of Politics and IR, UOS

Making Democratic Governance Stronger through Digital Literacy

An informed and active citizenry is essential for good governance. Enhanced and comprehensive digital literacy serves as the critical and necessary platform for interaction between the diverse and widespread common population and democratic bodies. Digital democracy enables citizens to make informed decisions and actively participate in political processes by searching, appraising, and communicating vital information. Although technology has increased general literacy and education, digital literacy remains quite low. This significant disparity leads to inequality, misinformation, exclusion from the political process, and marginalization of various groups. Improving digital literacy is crucial for achieving a more inclusive and equitable society. Widespread and accessible digital literacy programs and initiatives are necessary to empower and educate all citizens effectively and efficiently, ensuring their active and informed participation in modern democratic processes.

It has become essential to incorporate digital literacy in our education system, particularly at schools and universities, so that the students may be equipped with the much needed skill set for active citizenship. It is essential for the local governments and NGOs to carry out community based programs with the help of digital literacy. This will enable the afore-mentioned platforms to increase their reach to the populace. Digital literacy has become such an essential tool for the progress of governance that wide-scale public awareness campaigns must be organized to educate the people about digital literacy and its correct usage.

This can only be made possible through the precious collaboration and partnerships among the various government bodies that accompany civil society. In order to achieve a stronger democratic system it is rather essential to equip the citizens with the skill set that is compatible with the modern needs. This can be made possible only if digital literacy is enhanced. To build a more informed, resilient and active democratic society the inclusion of digital literacy programs is crucial. The contemporary era belongs to those who master the digital world. Therefore, Digital Literacy is crucial to be incorporated in our Education system. It will not only help develop modern and efficient curriculum, but also assist in various teacher training programs. Moreover, digital literacy must be introduced in schools and colleges to prepare the young generation so that they may become laden with the required skill set.

Comprehensive e-governance portals must be developed where citizens may access various services, participate in policy discussions and provide feedback. This can be further expedited by creating various mobile applications in order to facilitate the citizens' access to essential information and government services – particularly aiming at rural and remote areas. Implementation of pilot projects for digital voting must be made possible in certain areas in order to test and then refine the system, which will ensure security and accessibility. Exploring the use of block chain so as to achieve secure and transparent voting process can also be carried out through digital literacy. Nationwide awareness campaigns must be launched to educate the citizens on ascertaining fake news and misinformation. Another step to strengthen this is to create and promote the independent fact-checking services and organizations so as to verify information that is disseminated through social media and other platforms. Moreover, workshops must be organized to educate citizens regarding cyber security, and how to protect personal information online.

کسانوں میں سویابین کی کاشت کا بڑھتا ہوا رجحان اورکسان دوست کیڑوں کا استعمال کرتے ہوئے حشرات الارض کا تدارک

جمشید علی بدر، راحیلہ کنول، ڈاکٹر شاداب شوکت
شعبہ انٹومولوجی، لسبیلہ یونیورسٹی ایگریکلچر
واٹر اینڈ میرین سائنسز بلوچستان

پاکستان میں سویابین کی فصل کا تعارف اور پیداوار۔ سویابین دنیا بھر میں تیل دار بیجوں کی ایک اہم فصل ہے جو اپنے متنوع استعمال کی وجہ سے نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ فراہم کی گئی معلومات کے مطابق سویابین کی پیداوار میں اہم کردار 20ویں صدی کی شروعات میں آیا۔ سویابین کی ابتدائی طور پر چین میں کاشت کیا گیا تھا جہاں اُسے مختلف اقسام کی خوراک اور دوائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعد میں سویابین کی کاشت کاروباری اہمیت حاصل کرنے لگی اور اسے دوسرے ممالک میں بھی منتقل کیا گیا۔ امریکہ میں بھی سویابین کی اہم ترین کاشت میں شامل ہوا، جہاں اسے پہلے قدرتی مصنوعات کی طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ سال 2019-20ء میں عالمی سطح پر 341.76 ملین میٹرک ٹن سویابین پیدا ہوا جو کہ تیل کے بیجوں کی کل پیداوار کا 61 فیصد ہے۔ اس کے بیج میں 23-18 فیصد تیل اور 44.38 فیصد پروٹین پایا جاتا ہے۔

انسانی استعمال کے لئے تیل نکالنے کی غرض سے بیج پر عملدامد کیا جاتا ہے۔ تیل نکالنے کے بعد بچا ہوا کھانا پروٹین کا ایک بھرپور ذریعہ ہے جو بنیادی طور پر پولٹری، ڈیری، بیف اور مچھلی کی صنعت کے لئے فیڈ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں سویابین کی کاشت بہت کم رقبہ پر ہے۔ پاکستان میں تیزی سے پھلنے پھولنے والی پولٹری انڈسٹری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس کی کاشت کو فروغ دیا جارہا ہے پاکستان ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خوردنی تیل اور تیل کے بیجوں پرمبنی خوراک/فیڈ اسٹاک درآمد کرنے کے لئے زرمبادلہ کا بڑا حصہ فراہم کرتا ہے۔

سویابین کو پاکستان میں 1960ء کی دہائی کے اوائل میں تیل دار بیج کی فصل کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا لیکن اس کی کاشت 1970ء کی دہائی تک محدود رہی۔ اس دوران کے پی، پنجاب اور سندھ کے وسیع علاقے سویا ملک بھر میں کی گئی مطابقت اور پیداواری آزمائشوں کے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے۔ ان ٹرائلز کی بنیاد پر خیبر پختونخواہ بین کی تجارتی کاشت کیلئے موزوں ترین پائے گئے۔ تاہم موجودہ صدی کے آغاز میں سویابین کی کاشت روک دی گئی اور یہ آہستہ آہستہ پاکستان کی فصلوں کی سکیموں سے غائب ہوگئی۔ موجودہ جائزے میں ہم نے دستیاب لٹریچر کا تجزیہ کیا ہے اور مشاہدہ کیا ہے کہ مناسب زرعی ماحولیاتی حالات کے باجود سویابین کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے، مزید برآں رقبہ کے لحاظ سے پیداواری ٹیکنالوجی کی عدم موجودگی، توسیعی خدمات کی عدم موجودگی اور مقامی تیل کے بیجوں کی پیداوار کو فروغ دینے کے لئے مربوط پالیسی کا فقدان پاکستان میں سویابین کی کاشت کے لئے بڑی رکاوٹیں ہیں۔

گندم جڑی بوٹیوں سے پاک
خوشحالی ہاتھوں ہاتھ
گندم کی گھاس نما اور چوڑے پتوں
والی جڑی بوٹیوں کا موثر کنٹرول
ONE SHOT™
43%OD
ون شاٹ
250ml
ICS
فل شاٹ
FULL SHOT
250ml
طریقہ استعمال:
250 ملی لیٹر فی ایکڑ پہلے پانی کے بعد
خشک وتر میں ٹی جیٹ نوزل کے ساتھ
سپرے کریں۔
TaraGroupOfficial tara-group-inc taragrouppakistanofficial 0300 0206424 taragroup_official

Tara Crop Sciences™
Private Limited
آلو
کی کاشت
آلو کے ہر مسئلے کا حل
بہتر پیداوار، بھرپور فصل
Land Mix
لینڈ مکس
ROOT FEED+
روٹ فیڈ+
TRI POWER
ٹرائی پاور
Sweet Spot
سویٹ سپاٹ
Orthodox
آرتھوڈاکس
SUPER LOCK
سپرلاک
GENITOX
جینی ٹاکس
VODO
ووڈو
TARA KING
تاراکنگ

ماہنامہ
دوآب
ISSN : 2306 - 6563
VOLUME 09 | ISSUE 05 | DECEMBER 2024

نمبردار، کسان کنونشن

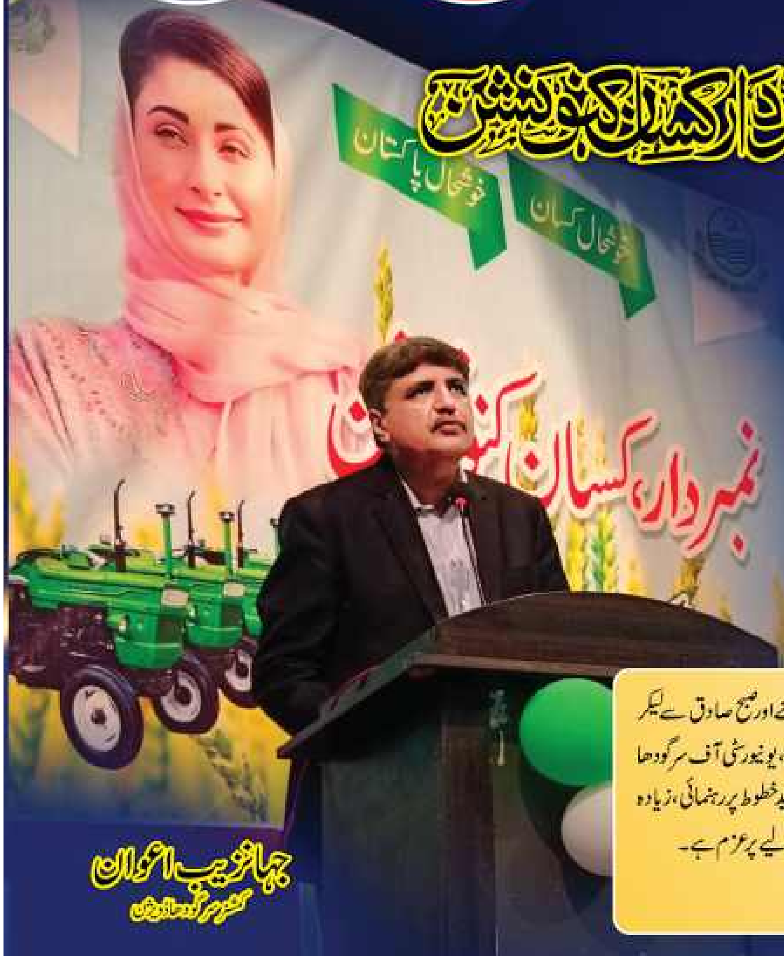

جہانزیب اعوان
کمشنر سرگودھا ڈویژن

ہر وہ شخص جو مٹی کو سونا بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے، جو بنجر زمین کو اپنی محنت سے سرسبز کھیت میں بدلنے اور صبح صادق سے لیکر رات گئے تک اپنی فصل کی پرورش میں لگا رہتا ہے کسان کہلاتا ہے۔ وہ بلاشبہ ہمارا قومی ہیرو ہے، یونیورسٹی آف سرگودھا حکومت پنجاب کے ساتھ مل کر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز کے ویژن کے مطابق کسانوں کی جدید خطوط پر رہنمائی، زیادہ رقبہ پر گندم کی کاشت اور فی ایکڑ اضافہ کے لئے تعلیم و تحقیق سے آراستہ لائحہ عمل مہیا کرنے کے لیے پر عزم ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

چوہدری شاہد حسین
ڈائریکٹر زراعت توسیع سرگودھا

آمنہ احسان تارڑ
اسسٹنٹ کمشنر سرگودھا

سروش فاطمہ شیرازی
ڈپٹی کمشنر خوشاب

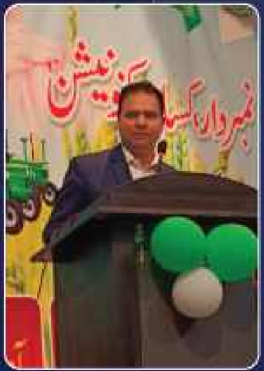

کیپٹن ریٹائرڈ محمد وسیم
ڈپٹی کمشنر سرگودھا

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا
چیف ایڈیٹر دوآب یونیورسٹی آف سرگودھا

www.uos.edu.pk www.taragroup.com.pk
Project: 03/06/03388

یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کی مشترکہ کاوش